حیات افلاطون

یعنی

یونان کے اُس عالی دماغ اور بلند پرواز فلاسفر کے مکمل اور مفصل حالات جس نے ارسطو کا سا لائق اور فاضل شاگرد پیدا کر کے یونانی حکمت کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجا دیا تھا۔

مؤلفہٗ

منور خاں ساغر اکبر آبادی مترجم ولٹریری اسسٹنٹ بائیبل سوسائٹی لاہور

جسکو

بعد حصول جملہ حقوق دوامی از مؤلف

منشی رام اگروال تاجر کتب پروپرائٹر اردو اخبار و
مالک اُردو اخبار مشین پریس لاہور نے

اپنے

مطبع اُردو اخبار لاہور میں چھپا یا

قیمت ۶/ چھ آنہ

افلاطون

افلاطون کی زندگی کے حالات

افلاطون یونان کے حکیموں میں ایک ایسا زبردست اور عالی دماغ حکیم گذرا ہے
کہ جس کا مد مقابل تاریخ عالم میں مشکل ہی سے نظر آتا ہے۔ اُس کے دماغ کی پرواز
اُس کی سوجھ بوجھ اور وہ علوم جن پر اُس نے بحث کی یا جن کی اُس نے بنیاد ڈالی
ایسی باتیں ہیں جن کی بدولت افلاطون کا نام نامی دنیا میں اس آب و تاب کے
ساتھ قائم رہے گا جس آب و تاب اور چمک دمک کے ساتھ عالم بالا پر نجوم روشن
ہیں۔ اگرچہ اُس کی وفات کے بعد اُس کی قابلیت پر بہت سے لوگوں نے نکتہ چینیاں
کیں۔ لیکن ایک بھی اُس کے نام اور علوم و دانش کی شہرت کو ذرا بھی نہ گھٹا سکا
بلکہ خود اُن کی نکتہ چینیاں افلاطون کے دعوے بن گئیں۔ اور اُسکی شہرت اور بقائے
نام کو زندہ رکھنے میں ممد و معاون ہوئیں۔ الغرض افلاطون حکمت بالغہ اور اسرار
علوم شہنشاہ گذرا ہے۔

افلاطون سے نامی حکیم اور فیلسوف کی زندگی کے حالات کو تفصیل سے لکھنا اور وہ بھی
بوضاحت بذات خود ایک اہم کام ہے۔ اُسکی سوانح لکھنے کیلئے ایک وقت کی ضرورت
ہے۔ اور خود سوانح لکھے جانے کے بعد ایک دفتر ہو جائینگے۔ علاوہ بریں اگر اُن علوم پر جن پر
اُس نے طبع آزمائی کی یا جن کی اُس نے بنیاد ڈالی مفصل بحث کی جائے تو مختصر کتب خانہ
بنانے کے لائق کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ افلاطون کی سوانح عمری لکھنا ایک اہم کام ہے۔
کیونکہ یہ [illegible] ایسے [illegible] کا شخص جو علوم کے نام سے واقف [illegible]

زندگی کے واقعات - اُس کے دماغی خواص - اُس کی رائیوں - اُس کی عادات وخصایل اور اُن علوم پر جنپر اُس نے طبع آزمائی کی یا جن کی اُس نے بنیا ڈالی کیا خاک روشنی ڈال سکتا ہے -

ان اوراق کا مصنف اپنے کو اس قابل نہیں پاتا کہ وہ مذکورہ بالا باتوں پر رائے قایم کر سکے - کیونکہ یہ کام اُس کے قبضہ اختیار و لیاقت سے بالکل باہر ہے - اسلئے وہ صرف اسی پر اکتفا کرتا ہے کہ اُس کی زندگی کے واقعات کو پبلک میں پیش کر سکے اُن کو اُس نقش قدم پر چلنے یا اُس کی سی لیاقت اور نام حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتا - اور ساتھ ہی سیدھے سادے طور پر یہ بتا دے گا کہ اُس نے کن کن علوم پر طبع آزمائی کی اور کن کن کی بنیا ڈالی - رہا ان تمام علوم پر بحث کرنا سو یہ ایسا دشوار کام ہے جیسے کہ کوہ کندن وکاہ برآوردن ؎

سوانح عمریوں کے مطالعہ سے ایک چشم حق بین و دوربین رکھنے والا متعلم اگر چاہے تو بہت کچھ سیکھ سکتا اور بہت کچھ نام و نمود حاصل کر سکتا ہے - کیونکہ یورپ کے علمار کی رائے ہے کہ جو شخص بڑے بڑے ناموروں کی سوانح عمریوں کے مطالعہ کا شوق رکھتا ہے اُس کے لئے کسی اُستاد یا معلم یا رہنما کی ضرورت نہیں ہے - اور وہ اپنی خلوت میں بیٹھ کر بہت کچھ کر سکتا ہے اسی خیال سے اس رسالے کے مصنف نے اپنے اہل ملک کے فایدہ کو مدنظر رکھ کر افلاطون سے شخص کی سوانح عمری لکھی ہے -

افلاطون کی سوانح عمریاں قدیم زمانے کے کئی فیلسوفوں نے لکھی تھیں جو نسلاً بعد نسلٍ ہمارے ہاتھوں تک بھی آپہونچی ہیں - اور اُن کے انتخاب سے ہم بھی اپنے رسالہ کو رونق دیتے ہیں - افلاطون کی ذات وصفات اور علم دماغ کی نسبت زمانہ مابعد میں بہت سے فسانے تراشے گئے - مگر موجودہ رسالہ میں ہم اِن فسانوں پر بھی بحث نہیں کرنا چاہتے - ہم تو اُس کے دلوں پر یہ بات نقش کرنا چاہتے ہیں کہ افلاطون کیسا عالی دماغ - کیسا خلیق - کیسا معلم - کیسا رہبر - کیسا رہنما - کیسا نیک - اور بنی آدم کا کیسا ہواخواہ تھا -

افلاطون سنہ ۴۲۷ قبل مسیح پیدا ہوا تھا - اُس کے مولد کی نسبت لوگوں

اور خصوصاً مورخوں و حیات نویسوں میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ ایتھنس
(مدینۃ الحکما) میں پیدا ہوا تھا۔ اور کسی کی رائے یہ ہے کہ ایجینا (   )
میں۔ جہاں اُسکے باپ کی آراضی واقع تھی۔

افلاطون کا خاندان اتھینس میں ایک معزز خاندان سمجھا جاتا ہے۔ اُس کے باپ
کا نام ایرسطو (   ) تھا۔ اور ماں کا نام پیرکٹیوٹی (
) اُس کی ماں حکیم سولن (   ) کے خاندان سے
تھی۔ جو اتھینس میں ایک زبردست حکیم گذرا تھا اور جس کے بنائے قوانین پر
عمل کر کے یونان کے باشندے ترقی و عظمت کے آسمان پر جا پہونچے تھے۔
حکیم سولن ایک نامی گرامی شخص نیلیوس (   ) کی نسل میں سے
تھا۔ اور نیلیوس پوسائیڈن (   ) کا بیٹا تھا۔ ایرسطون
اتھینس کے آخری بادشاہ کوڈرس (   ) کی اولاد میں تھا اور کوڈرس
بھی پوسائیڈن دیوتا کی نسل میں سے تھا۔

[illegible]

افلاطون نہ صرف اسی تعلق کے باعث دیوتا کی اولاد میں تھا۔ بلکہ ایک اور طرح بھی
وہ دیوتازاد تھا۔ وہ آفتاب کے دیوتا اپولو (   ) کی اولاد میں تھا۔ کیونکہ
جب ایرسطون نے پیرکٹیوتی کے ساتھ شادی کی تو شب عروس کو اپولو دیوتا اُسے خواب
میں نظر آیا۔ اور اُس سے کہہ گیا کہ تیری بیوی مجھ سے حاملہ ہے۔ افلاطون تھارگیلیئن
مہینے (انگریزی ماہ مئی) کی آخری تاریخ کو پیدا ہوا جس روز خود اپولو دیوتا پیدا
ہوا تھا۔ مزید براں افلاطون اسی ماہ کی اسی تاریخ کو جس تاریخ کو کہ وہ پیدا ہوا نو سال
کی نو گنی (۹ × ۹ = ۸۱) عمر پر پہونچنے کے بعد فوت ہوا تھا۔ اور اپولو کے جلو میں بھی
نو کی نو گنی (۸۱) ماہ پارا نازنین یا دیوتائیاں رہتی ہیں۔ ان تمام باتوں سے اہل یونان
اور خصوصاً اہل اتھینس نے یہ قرار دیا کہ افلاطون – اپولو دیوتا کی اولاد سے تھا اور یونان
کے لوگ دیوتاؤں کی اولاد کو عالی نسبت خیال کرتے تھے۔

جس روز کہ افلاطون پیدا ہوا اُس کے والدین اُسی روز اُسے کوہ ہیمیٹس
(   ) پر لے گئے۔ جہاں اُنھوں نے پان اور اپولو دیوتاؤں اور
سمندر کی نازنینوں یا دیوئیوں کی جناب میں دعا کرنے کے بعد اُن کے نام پر قربانی گذرانی

جب افلاطون وہاں سو رہا تھا تو شہد کی مکھیوں نے آکر اُس کے منہ کو شہد سے بھر دیا یہ اس بات کی علامت تھی کہ اُس کی باتیں شہد سے زیادہ شیریں اور دلفریب ہونگی۔

جب افلاطون پیدا ہوا تو حکیم سقراط نے خواب میں دیکھا کہ ہنس کا ایک بچہ آکر اُس کے گھٹنوں پر بیٹھ گیا۔ اور پھر پر نکال کر اڑ گیا۔ اور شہر میں میں چلاتا چلا گیا دوسرے ہی دن افلاطون کو اُس کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو اُسے اپنے خواب کی تعبیر مل گئی۔ کیونکہ ہنس کا بچہ اپولو دیوتا کی علامت تھا۔ اس لئے خواب کا مطلب یہ ہوا کہ اُس کے پاس افلاطون آئیگا وہ نادان آئیگا وہ دانا بن کر چلا جائیگا۔

مزید براں خود افلاطون اپنے کو ہنسوں کا رفیق خادم کہا کرتا تھا اور جب اُس کی موت کا وقت نزدیک آیا تو اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ہنس بن گیا۔ اور ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑتا پھرتا ہے اور شکاریوں کے دام میں نہیں آتا۔

یہ قصص خواہ بذات خود کیسے ہی قابل وقعت ہوں۔ خواہ ناقابل وقعت اور خواہ ہم اُن کا مضحکہ اڑائیں۔ لیکن جس ملک میں افلاطون پیدا ہوا تھا وہاں کے لوگوں کے عقیدہ اور خیال کے موافق یہ قصص احکام ربانی کا مرتبہ رکھتے تھے اور انہی کے باعث افلاطون دیوتاؤں کی اولاد کہلایا۔ انہی قصص کی بنیاد پر ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عالی نسب تھا۔

لکھنے پڑھنے میں اُس کی تعلیم دیو مانسن حکیم کے مبارک ہاتھوں سے شروع ہوئی اور ورزش کی تعلیم ایرسطون پہلوان ساکن آرگوس کے ہاتھوں سے ملی۔ اور فن موسیقی کی تعلیم ڈریکون نے دی جو ڈیمن مطرب کا شاگرد رشید تھا۔

افلاطون کا نام اُسکے دادا کے نام پر ارستاقلیس (   ) رکھا گیا لیکن اُس کے اُستاد نے جو اُسے ورزش سکھلایا کرتا تھا اُس کا نام فلاطون (   ) اس لئے رکھا کہ اُس کا سینہ اور پیشانی دونوں بہت چوڑے تھے۔ مگر بعض لوگ اُس کے نام کا آغاز کچھ اور ہی طرح پر بتاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

عالم عنفوان شباب میں فلاطون جزیرہ نمایونان کے رہنے والوں کے ساتھ کشتیاں لڑتا رہا۔ اور ایتھینئس (   ) اُس نے جزیرہ نمایونان اور تھسلی دونوں جگہوں کے رہنے والوں کے ساتھ زور آزمائی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوس نے اولمپک

اور تیمیا کے کھیلوں میں بازی جیتی۔
عالم شباب میں افلاطون کو تین جنگی مہموں میں شریک ہونا پڑا پہلے ہم تنا گرا ( ) دوسرے جنگ کرنتھ ( ) اور تیسرے ڈیلیئم ( ) کی لڑائی میں۔

جوانی کے ایام میں افلاطون فن مصوری۔ نقاشی اور شعر گوئی کی مشق بھی کرتا تھا فن شاعری میں اس نے ایسی نظمیں بھی لکھی تھیں جن کے قصوں کا انجام بخیر نہیں ہوا لیکن جب اُسے سقراط کا حال معلوم ہوا اور نیز یہ کہ وہ ایک بڑا زبردست حکیم و فلسفی ہے تو اُس نے اپنی ساری نظموں کو جلا ڈالا۔ اس وقت افلاطون ایک حریف کے مقابلہ کے لیئے ایک نظم لکھ رہا تھا۔ لیکن اُس نے اسکی بھی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ فن شاعری کو خیرباد کہہ کر فلسفہ کی تعلیم میں مشغول ہو گیا۔

جس وقت افلاطون کی عمر کوئی بیس سال کی ہوگی وہ اُس وقت حکیم سقراط کے دائرہ شاگردی میں داخل ہوا تھا۔ اور جب کچھ عرصہ بعد حکیم سقراط کہیں دوسری جگہہ چلا گیا تو افلاطون نے حکیم قریطلیوس ( ) کی شاگردی اختیار کی لیکن بعض مصنفوں کی رائے میں وہ اس حکیم کی شاگردی سے نکلکر حکیم سقراط کے شاگردوں کی جماعت میں داخل ہوا تھا۔

اس کے بعد افلاطون ایک اور حکیم کا شاگرد بنا۔ جس کا نام ہرموجینیوس ( ) اور اُس سے اُس نے ان اصولوں کو سیکھا جنکی تعلیم حکیم پارمیناڈیس ( ) دیا کرتا تھا۔ جب اُسکی عمر کوئی ۲۸ سال کی ہوئی تو ہیں حکیم کے پاس سے بھی رخصت ہوا اور میغارا ( ) کو چلا گیا اُسکے ساتھ حکیم سقراط کے بہت سے شاگرد تھے میغارا میں اُس نے حکیم اقلیدس سے علم ہندسہ کی تکمیل کے بعد وہ سیرینی ( ) گیا۔ اور حکیم تھیوڈورس ( ) علم ریاضی سیکھتا رہا۔

سرینی سے افلاطون ملک اطالیہ میں فیثاغورث حکیم کے معتقدوں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کچھ اصول و علوم کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مصر جاکر وہاں کے بڑے بڑے زبردست عالم فاضل پیشوایان دین کی قدمبوسی حاصل کی۔ اور کچھ مدت اُن کی خدمت میں

رہ کر اور راقم کی نصیحت سے بہرہ یاب ہو کر اپنے وطن کو واپس چلا آیا۔

افلاطون نے وطن میں کچھ عرصہ قیام کر کے فارس جانے کا ارادہ اس نیت سے کیا کہ وہاں کے مجوسیوں کے علوم حاصل کرے۔ لیکن چونکہ اُس وقت ایشائے کوچک میں جنگ و جدل چھڑی ہوئی تھی۔ اس لئے اُسے اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔ مگر بعض مصنفوں نے لکھا ہے کہ وہ شہر فینکی (   ) تک ضرور گیا۔ اور وہیں اس نے مجوسیوں سے زور استر (   ) کے اصول سیکھے۔

جب افلاطون اپنی سیر و سیاحت سے فارغ ہو چکا تو اپنے وطن اتھینس میں آ کر سکونت پذیر ہوا۔ اور اخادیمس (   ) مشہور پہلوان کے باغ میں لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اگرچہ اُس کی تحریروں سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ایک بڑا زبردست مدبر تھا۔ لیکن اُس نے امورِ ملکی میں کبھی اپنا پاؤں نہیں پھنسایا بلکہ اُس سے ہمیشہ حذر کرتا رہا۔

کہتے ہیں کہ جب اتھینس کے کسی شہری نے خابریوس سپہ سالار کی طرفداری نہیں کی۔ تو افلاطون نے اُس کی امداد کی۔ اور حمایت کر کے اُسے ایک بڑے سنگین جرم کی سزا سے بچا لیا۔ اور جب وہ اپنے اس موکل کے ساتھ ایکروپولس کو جا رہا تھا۔ تو اُس موکل کا مدعی راستہ میں ملا اور افلاطون سے کہنے لگا کیا تم ایک غیر کی حمایت و امداد کے لئے آئے ہوئے ہو کیا تمہیں خبر نہیں کہ زہر کا پیالہ جسے پی کر سقراط نے اپنی جان دی تھی تمہارا منتظر ہے۔ مگر افلاطون نے جواب میں کہا کہ جب میں نے اپنے ملک کے واسطے خدمت کی تھی تو خطروں کا مقابلہ کیا تھا۔ اور اُن کا میں اب بھی انصاف اور ایک دوست کی حمایت و امداد کی خاطر مقابلہ کرتا ہوں۔" ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب اہلِ اتھینس اور اہلِ ارکیڈیا نے شہر میکالوپوس کی بنیاد ڈالی تو افلاطون سے استدعا کی کہ وہ اُس کے لئے قانون بنائے اور اُن کی سرداری قبول کرے۔ لیکن اُس نے اسے قبول ہی نہیں کیا۔

افلاطون نے جزیرۂ سسلی (   ) کا تین بار سفر کیا۔ پہلے سفر تو اُس نے اُس سرزمین اور وہاں کے آتش فشاں پہاڑ اٹینا کے دیکھنے کے لئے کیا تھا۔ جب وہ اس سفر میں سرزمین سسلی میں مقیم تھا تو وہاں کے بادشاہ دیوجانس نے اُسے مقام سیراکیوز (   ) میں اپنے پاس بغرضِ ملاقات بلایا۔ لیکن جب

[افلا]طون نے امور مملکت پر آزادی کی رائے قایم کی تو بادشاہ ناخوش ہوگیا اور کہنے
لگا افلاطون ایک معمر شخص کی مانند بیابی کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اس کے جواب
میں افلاطون کہنے لگا کہ تم تو ایک ظالم کی سی باتیں کرتے ہو۔
شاہ دیوجالنس اس بات پر سخت ناخوش ہوگیا کیونکہ اُسے یہ بات بڑی ناگوار
گذری اور بُری لگی۔ اس نے افلاطون کے قتل کرا دینے کا ارادہ کر لیا۔ لیکن افلاطون
کے رفیق ڈیئن (   ) اور ارسطومینڈس (   )
کے کہنے سُننے سے اپنے ارادہ سے باز رہا۔ لیکن اُس نے افلاطون کو اہل لیسڈیمنیا
کے حوالہ کر کے اُن سے کہا کہ اسے غلام کے طور پر فروخت کر دیں۔ یہ لوگ اُس وقت
شاہ سسلی کے دربار میں سفیر بن کے گئے تھے۔ انھوں نے اُس کے کہنے کو بسر و چشم
قبول کر لیا۔
جب اہل لیڈونیا اپنے ملک کو واپس آنے لگے تو افلاطون کو اپنے ساتھ لے
گئے اور ایجینیا (   ) پہونچکر وہ لوگ اُسے بازار میں لے جاکر
غلام کے طور پر بیچنے لگے۔ اہل ایجینیا اُس وقت سے پہلے ہی یہ عہد کر چکے تھے کہ
ایتھنس کا رہنے والا سب سے پہلے اُن کے ملک میں آئے گا وہ اُسے بلا انصاف قتل
کر دینگے۔ چنانچہ وہ اپنے عہد کے موافق اُسے قتل کرنے لگے۔ لیکن ایک جو اُس سے
واقف تھا اُن سے کہنے لگا کہ جسے تم قتل کرنے لگے ہو وہ ایک فلسفی ہے۔ اسلئے انہوں
نے اُسے آزاد کر دیا۔ مگر بعض مصنفوں نے لکھا ہے کہ وہ لوگ اس بات کے سُننے پر اُسے
اپنے ہاں مالی مجلس میں لے گئے۔ اور دیکھا کہ وہ کیا تقریر کرتا ہے۔ لیکن افلاطون
خاموش رہا اُس نے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہ کہا۔ اسپر اہل مجلس نے یہ فیصلہ کیا کہ اُسے
قتل نہ کیا جائے بلکہ جنگ کے قیدی کی حیثیت سے اُسے فروخت کر دیا جائے۔ تب
[قو]م پر سیرینی کا ایک باشندہ جس کا نام اینی سیرکس (   )
تھا وہاں جا پہونچا اور اُس نے اُس کے عوض تاوان میں ایک معقول رقم دے کر
رہائی دلوائی اور اُسکے دوستوں کے پاس ایتھنس میں بھجوا دیا۔
جس وقت افلاطون ایتھنس پہونچا تو اُس کے رفیقوں کو بڑی ہی خوشی حاصل
ہوئی۔ اور بقول بعض مصنفوں کے صرف ڈیئن نے اور بقول بعض کے اہل ایتھنس نے

تاوان کا روپیہ اینی سیرس کے پاس پہونچا مگر اُس نے نہیں لیا۔ یہ کہنے لگا کہ عرف میں ہی ایسا آدمی نہیں ہوں جس نے افلاطون کا لحاظ کیا۔ بلکہ آگے چلکر بہت سے لوگ اُس کی اطاعت کرینگے۔ کہتے ہیں اینی سیرس نے اتھینس میں اپنے روپیہ سے افلاطون کے لئے ایک باغ خریدا۔ جب شاہ دیاسن کو ان باتوں کی خبر ہوئی تو اُس نے افلاطون کو ایک خط لکھا کہ وہ اُس کی بُرائی میں اپنی زبان کھولے۔ اس خط کا افلاطون نے یہ جواب دیا کہ اُسے اتنی بھی فرصت نہیں ہے کہ دیوجانس کا خیال اپنے دل میں لاسکے۔

افلاطون نے سسلی کا دوسرا سفر اُس وقت کیا جبکہ دیوجانس کا بیٹا دیوجانس اصغر اپنے باپ کی جگہ تخت شاہی پر حکمرانی کرتا تھا (دوسرا بیٹا دیوجانس اصغر اپنے باپ کی جگہ تخت شاہی پر حکمرانی کرتا تھا) دوسرا سفر اُس نے اس امید سے کیا تھا کہ وہ اس بادشاہ سے کچھ اراضی اور آدمی حاصل کرکے اپنی ایک جمہوری سلطنت قایم کرے۔ اگرچہ بادشاہ نے اُس سے وعدہ کرلیا کہ وہ اُسے روپیہ اور آدمی دیگا۔ لیکن اُس کو وفا نہیں کیا۔ بعض مصنف لکھتے ہیں کہ اسپر افلاطون نے ڈیئن کی طرفداری کرنی چاہی تاکہ اُسے تخت پر بیٹھا کر جزیرہ سسلی کو ایک ظالم فرمانروا کے پنجہ سے خلاصی دلائے۔ لیکن حکیم فیثا غورث کے ایک معتقد نے جس کا نام آرخیٹس ( ) تھا بادشاہ کو ایک خط کے ذریعہ اطلاع دی کہ وہ افلاطون کو بہ امن و امان اُس کے وطن کو واپس بھیجدے۔

تیسرا سفر افلاطون نے اس ملک کا اس غرض سے کیا کہ وہ بادشاہ دیوجانس اور ڈیئن میں مصالحت کرادے۔ لیکن اس میں اُسے کامیابی حاصل نہیں ہوئی بلکہ بے نیل مرام اپنے وطن کو واپس آنا پڑا۔

افلاطون ایک کشیدہ قامت اور قوی الجثہ شخص تھا۔ اور اسقدر وجیہ جوان تھا کہ جب وہ اولمپک کھیلوں میں شریک ہونے کے لئے گیا سارے یونانی اُسے دیکھکر عش عش کرتے تھے۔

افلاطون اگرچہ قوی تھا۔ لیکن اُس کی آواز نہایت باریک تھی۔ لوگوں نے اُسے دومنٹ بھی مصروف رہنسی نہیں دیکھا۔ اُس کی موت اُس وقت آئی جب وہ

اپنے ایک دوست کے ہاں ایک شادی کی مجلس میں شریک تھا۔ وفات کے بعد اُسے اُس باغ میں دفن کیا گیا جس میں کہ وہ تعلیم دیا کرتا تھا۔ اُسکے جنازے کے ساتھ سارا شہر گیا تھا۔ لوگوں نے اُس کی وفات کے مرثیے لکھے اور تاریخیں لکھیں۔ اُن تاریخوں میں اُسے دیوتاؤں کا مرتبہ دیا گیا۔

ہم افلاطون کی وفات کی ایک تاریخ کا ترجمہ جو نہایت مستند ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں درج کرتے ہیں۔ اس تاریخ میں اُسے اسقیولابیئس (پر بھی فوقیت دی گئی ہے۔ جو اپولو دیوتا کا ایک بیٹا تھا۔)

"بنی انسان کو اپولو نے دو بیٹے عطا کئے۔ جن میں سے ایک کا نام اسقیولابیئس تھا اور دوسرے کا افلاطون۔ ان میں سے پہلا تو جسم کو چنگا کرنے والا تھا" اور دوسرا روح کو"۔

جن لوگوں نے افلاطون کی سوانح عمریاں لکھی ہیں اُنہوں نے روایات پر زیادہ تر انحصار کیا ہے۔ اُن کے بیان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ افلاطون ایک بہادر۔ اور ایک مضبوط اور شہ زور شخص تھا۔ وہ صداقت کا دل و جان سے پیرو تھا۔ اور اگر موقع مل جاتا تو وہ اُس گورنمنٹ سے زیادہ اچھی گورنمنٹ قایم کر لیتا جو اُس کے زمانہ میں پائی جاتی تھی۔

یونان میں جس قدر بڑے بڑے خاندان گذرے ہیں وہ سب اپنے کو دیوتا کی اولاد مانتے ہیں۔ اور سمجھتے تھے کہ فلاطون دیوتا نے فلاں خوبصورت نازنین عورت کو اپنی بیوی بنا لیا تھا۔ اور اُس سے ہماری نسل چلی ہے اسی سند کی بنا پر افلاطون کو بھی دیوتا زادہ ہونے کا فخر حاصل ہوا تھا۔

اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو افلاطون اپنی عقل و دانش اور اُس نیکی کے لحاظ سے جو اُس نے بنی انسان کے ساتھ کی فی الحقیقت دیوتا زادہ کہلائے جانے کا مستحق ہے۔ یونانیوں کے دیوی اور دیوتاؤں کے قصص کو بالائے طاق رکھ کر دیکھا جائے تو بھی ہم افلاطون کو نہ صرف دیوتا زادہ اور دیوتا۔ بلکہ برتر از دیوتا یا دیوتاؤں کا جد امجد کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اُس نے انسان کو خدا کی شناخت کا نور بخشا اُس کی ہستی کا بتایا۔

اُنہوں نے جس مدرسہ کی بنیاد ڈالی اُس کے طالب علم اپولو کی سالگرہ کے دن افلاطون کی سالگرہ منایا کرتے تھے۔

اس میں بھی شک کو مطلق گنجائش نہیں ہے کہ جن شخصوں کو اس کا اُستاد اور معلم بتایا گیا ہے۔ وہ فی الحقیقت اُسکے اُستاد اور معلم تھے کیونکہ اُن کے نام اس کی تصانیف میں موجود ہیں۔

بعض مصنفوں اور حیات نویسوں نے لکھا کہ جنگ پیلوپونیسس کے آخر میں افلاطون کو بھی میدان میں ہتھیار سجا کر جانا پڑا۔ مگر یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتی۔ کیونکہ جنگ ٹاناگران کے وقت اُس کی عمر ایک سال کی تھی اور جنگ ڈیلیئم کے وقت ۴ سال کی۔ البتہ اس میں کسی کو بھی شک وشبہ نہیں ہو سکتا کہ وہ جنگ پیلوپونیسس کے آخر میں ایک بچہ تھا اور اُس کے سامنے یہ جنگ ختم ہوئی تھی۔ اُس کا اُستاد سقراط اس جنگ میں ضرور شریک ہوا تھا۔ اور ڈیلیئم اور انیتھس تھیسس کے میدان میں اُس نے مردانگی کے جوہر خوب ہی دکھائے تھے

اُس کے فلسفیانہ دماغ اور قابلیت کی نسبت ہم دیوجانس کی تحریر کو قابل یقین نہیں سمجھتے۔ بلکہ افلاطون کے شاگرد ارسطو کے بیان کو مستند اور صحیح مان سکتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ افلاطون لڑکپن ہی سے فلسفیوں کا سا دماغ اور خیالات رکھتا تھا اور حکیم کریٹی لس اور حکیم ہراکلیٹس کے اقوال اور خیالات سے خوب واقف تھا۔

اس میں بھی کسی کو کچھ شک نہیں ہے کہ افلاطون چھوٹی سی عمر ہی سے شعر و شاعری کا شوق رکھتا تھا۔ بحیثیت شاعر کے وہ الفاظ کی برجستگی اور ربط اور طرز کی اور انداز کی خوبصورتی کا شیدا تھا۔ اُس کی جو نظمیں اس وقت یورپ کی مختلف زبانوں میں پائی جاتی ہیں وہ خاصی نظمیں ہیں۔ اور اگر مورخوں اور حیات نویسوں کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے کہ اُس نے جو نظمیں اور اشعار ایام جوانی میں لکھے تھے۔ مگر بعد میں جبکہ اُسے فلسفہ کا شوق ہوا اُس نے جلا دیے تو بھی قیاس کرنا پڑتا ہے کہ وہ ایک زبردست پایہ کا شاعر ہوگا۔

لوگوں کو اس میں بھی شک ہے کہ افلاطون نے فن نقاشی اور فن مصوری

سیکھا تھا لیکن ارسطو اپنے مکالمہ پولیٹکس میں بیان کرتا ہے کہ افلاطون اور خود وہ اُس کے زمانہ میں دونوں فن تعلیم کا جزو سمجھے جاتے تھے۔ اس سے یقین کیا جا سکتا ہے کہ افلاطون نے ان فنون کو ضرور سیکھا تھا۔

جتنے لوگوں نے افلاطون کی سوانح عمریاں لکھی ہیں اُن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ افلاطون نے بہت سے ملکوں کی سیر و سیاحت کی تھی۔ اور یہ بات قرینِ قیاس ہے کہ جو شخص فلسفہ اور دیگر علوم کا شائق تھا اور جس کی نسبت یہ اقرار کیا اور کہا جاتا ہے کہ وہ ان علوم میں اعلےٰ دستگاہ رکھتا تھا۔ اُس نے مختلف ملکوں کی سیر بغرض تحصیل علوم ضروری کی تھی۔ خود اُس کی تصانیف سے پایا جاتا ہے کہ اُس نے مصر وغیرہ کا سفر کیا۔ حکیم سرو نے بھی لکھا ہے کہ سقراط کی وفات کے بعد اُس کا شاگرد افلاطون سو اٹلی اور سسلی کے سفر کو گیا تھا۔ اُس نے پہلی مرتبہ سیراکیوز کا سفر ۴۹۰ اور ۳۸۷ قبل مسیح کے درمیان کیا تھا۔ تیسرا سفر سسلی کا سنہ ۳۶۱ قبل مسیح میں کیا تھا۔ اُس کی تصانیف فیڈو ( ) فیڈوس ( ) نیز ریپبلک ( ) سنہ ۳۸۷ اور سنہ ۳۶۸ قبل مسیح کے درمیان لکھی گئی تھی۔

ناظرین کی مزید دلچسپی کے لئے اگلے صفحہ پر افلاطون کے خاندان کا شجرہ دیا جاتا ہے۔

شکریہ۔

افلاطون کا شجرہ

ڈروپیڈیس جو سولن کا رشتہ دار تھا

کرٹیاس

گلوکن

کیلس کرکس

کرٹیاس سنہ ۴۰۴ قبل مسیح فوت ہوا

کارمائڈس سنہ ۴۰۴ قبل مسیح میں فوت ہوا

پیرکٹیونی (افلاطون کی مائی)

اسٹنتالیس

اریسٹون (افلاطون کا باپ)

پری لامپس

اینٹی فون

(ارسطون کی پہلی بیوی)

اینٹی فن (افلاطون کا سوتیلا بھائی)

ایڈیمان ٹیوس

افلاطون

گلوکن

پوٹونی

اسپئیوسی پس

افلاطون تصانیف

اگرچہ افلاطون کی تصانیف کی تعداد اور نوعیت میں مصنفوں کا باہم اختلاف ہے بعض مصنف اُن کتابوں کو اُس کی طرف منسوب کرتے ہیں جو اُس کی لکھی ہوئی نہیں ہیں اور بعض اُس کی لکھی ہوئی تصانیف کو اُس کی طرف منسوب نہیں کرتے ہیں۔ بعض مصنف اُس کی تصانیف کی تعداد کم بتاتے ہیں اور بعض زیادہ۔

اُس کی تصانیف کی نوعیت کو دیکھا جائے تو اُس میں مصنفوں میں باہم اختلاف ہے۔ بعض اُسے سقراط پر بھی فوقیت دیتے ہیں۔ یہ گویا ارسطو کی تصانیف کی مجموعی نوعیت ہے۔

اگر اُن مضامین اور علوم پر غور کیا جائے جن پر افلاطون نے قلم اُٹھایا اور طبع آزمائی کی۔ تو اس میں تو مصنف نے وہ دماغ لڑایا ہے کہ وہ بائید و شاید ہر بات اور ہر ہر خیال پر ایسی مفصل بحث کی ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ عجیب طریقہ اور عجیب استدلال سے چھان بین کی ہے۔ وہ کہتا ہیں کہ افلاطون کی تصانیف کی مفصل نوعیت پر لکھی گئی ہیں اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک معمولی کتب خانہ بن جاتا ہے۔

افلاطون کی وفات کے بعد سے آج تک جن قوموں نے اُس کی تصانیف پر قلم اُٹھایا ہے اُن میں یونانی۔ رومی۔ مصری۔ عرب۔ فارسی۔ ہندی اور یورپ کی تمام قومیں شامل ہیں۔

افلاطون جیسا کہ قصص سے ثابت ہوتا ہے دیوتاؤں کی اولاد میں سے تھا۔ لیکن علمی پہلو سے دیکھو تو وہ علوم کا دیوتا گذرا ہے۔ اُس نے اگلے پچھلے حکماء کی قبر پر لات ماردی۔ اگلوں کا رنگ مٹا دیا۔ اور پچھلوں پر اپنا رنگ جما دیا جس طرح اُسکے بعد کے حکیموں نے اُسے مانا ہے۔ اُسی طرح اُس سے پچھلے حکیم اگر وہ زندہ ہو جاتا تو اُسے ضرور مانتے۔

ہم جیسا کہ اوپر بیان کر چکے ہیں کہ افلاطون سے عالی دماغ کی تصانیف پر رائے قائم کرنا گویا عرش کے تارے توڑنا ہے۔ تاہم ہم اُس کی تصانیف کی مختصر فہرست

پیش کرتے ہیں۔ زیادہ تر مصنف اس فہرست کو مستند مانتے ہیں۔

(۱) ٹیٹرلوجیا

(۱) یوتھیفرو

(ب) اپولوجیا سوکس کرمیٹس (معذرت نامہ سقراط)

(نوٹ) سقراط افلاطون کا استاد تھا۔ اس نے اپنے سے پہلے حکماء اور نیز اپنے ہمعصر حکیموں کے خلاف دیوتا پرستی کو رد کیا اور وحدت کی تعلیم دی۔ اس پر اس کے حاسدوں نے عداوت میں یہ الزام لگایا کہ وہ اُن دیوتاؤں کی پرستش نہیں کرتا جن کی پرستش سارا ملک کرتا ہے۔ اور وہ نوجوانوں کو بد افعالی کی تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ اس نے اپنے مخالفوں کے الزاموں کی تردید پورے طور پر کر دی لیکن رشک رنگ لایا۔ اور اسے عدالت سے زہر کا پیالہ پیکر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دینے کا حکم دیا گیا۔ اس نے حق پر موت کو ترجیح دی اور بڑے استقلال کیساتھ زہر کا پیالہ اور اپنی جان دیدی۔ یہ کتاب میں اُن مکالمات کا مجموعہ جو اس نے اُس الزاموں کی تردید میں۔

(ج) کریٹیو

(د) فیڈو

(۲) ٹیٹرلوجیا

(۱) کریٹلس

(ب) تھیٹیٹس

(ج) سوفسٹ۔ اس کتاب میں صوفی مذہب کے اصول بڑے مفصل پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور اُن کو علوم عقلی سے ثابت کرنے کے علاوہ مادی علوم سے بھی ثابت کیا گیا ہے۔

(د) پولیٹیکس یہ کتاب علم سیاست مدن پر ہے۔ اس میں اصول حکمرانی بادشاہ کے فرائض۔ رعایا کے ذمہ۔ اور رعایا کے بادشاہ کے ذمے۔ اور دیگر اصول بیان کئے گئے ہیں۔ تقریباً ایشیا۔ مصر اور یورپ کے تمام ممالک کے مدبروں نے علم سیاست مدن کے متعلق اس کتاب سے خوشہ چینی کی ہے

(۳) ٹیٹرلوجیا

(ا) پارمینائڈس۔ اس کتاب میں خیالی علوم بیان کئے گئے اور ان اصول پر بحث کی گئی ہے۔ جسپر آجکل اہل یورپ نے آئی ڈیل ازم ( ) کی بنیاد قایم کی ہے اس کتاب کا موضوع "طاقت" ہے یعنے طاقت تمام باتوں پر حاوی آتی ہے۔ اور قوت متخیلہ کے روزمرہ کرشمے بڑے دلکش پیرایہ میں دکھائے گئے ہیں۔

(ب) فلیبسی

(ج) سمپوسی ام۔ یہ کتاب اصول معاشرت پر لکھی گئی۔

(د) فوڈرس

(۴) ٹیٹرلوجیا

(ا) السی بیاڈس (جلد اول)

(ب) السی بیاڈس (جلد دوم)

(ج) ہپارکس

(د) اماٹورس

(۵) ٹیٹرلوجیا

(ا) تھیاجس

(ب) کارمائڈس

(ج) لاچیز

(د) گارگیاس اول

(ہ) لائی سس

(۶) ٹیٹرلوجیا

(ا) یوتھی ڈیمس

(ب) سیروگے غورث

(ج) گارگیاس دوم

(د) مینو۔ اس کتاب میں علم ادویہ اور علم طبابت کے ان اصول پر مفصل

اور معقول بحث ہے جو حکیم مینو نے قایم کئے تھے افلاطون نے اس کے اچھے اصول کو
تسلیم کیا۔ اور کمزور اصول میں اصلاح کی۔

(۷) ٹیٹر یلوجیا

(ا) ہیپیاس میجر (ب) ہپیاس مائی نر ۔ یہ دونوں کتابیں منطق کی ہیں ایک میں اصول کبرا بیان کئے گئے ہیں۔ اور دوسری میں اصول صغرا ہے۔

(ج) آئی او

(د) مینکس زینس

(۸) ٹیٹرے لوجیا

(ا) کلی تو فو

(ب) ایپکیس۔ اس کتاب میں سلطنت جمہوری کے اصول بیان کرکے
اس کی برائی اور بھلائی پر بحث کی گئی ہے۔

(ج) ایٹیمی اس

(د) کریٹیاس

(۹) ٹیٹرے لوجیا

(ا) مائی نیوس۔ اس کتاب میں حکیم مائی نیوس کے علوم پر بحث ہے
حکیم مائی نیوس نے طبابت میں ایک قاعدہ جاری کیا تھا جس کا نام اس
نے نظام جسمانی رکھا۔ اس نے جسم انسانی کو ایک کل قرار دے کر ثابت کردیا
کہ ہر ثقیل جسم کی کا نتیجہ ہے۔

(ب) لیگس (قانون) یہ افلاطون کی بڑی اعلےٰ درجہ تصنیف ہے۔ اس
میں اس نے انسان خود بمقابلہ حکومت کے اصول پر بحث کی ہے۔ اور یہ دکھایا
کہ ہر شخص پر بادشاہ کے حقوق یکساں ہیں۔ یہ کتاب درحقیقت ان تقریروں کا
مجموعہ ہے جو اس بارہ میں افلاطون نے کی تھیں۔ اس میں فصاحت اور
شیریں بیانی کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ تحریری
قواعد کے مجموعہ سے عقل مند آدمی بدرجہا بہتر ہے۔ دراصل یہ کتاب افلاطون کی

اس کتاب کا تتمہ ہے جس کا نام ایپلاک ہے۔ افلاطون کی زندگی میں یہ ناتمام رہ گئی تھی اور اسے اس کے ایک شاگرد نے ترتیب دیا ہے۔

(ح) ایپی نوس

(د) ایپس ٹولی۔ یہ ان خطوط کا مجموعہ ہے جو افلاطون نے اپنی زندگی میں مختلف لوگوں کو لکھے تھے۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعلےٰ درجہ کا انشا پرداز تھا۔ اور قلم برداشتہ لکھتا تھا۔

(ز) متفرق تصانیف کا مجموعہ

(ا) میٹڈون

(ب) ارکویاس

(ج) ہال کٹن

(د) سسی فس

(ہ) ڈیموڈوکس۔ یہ کتاب افلاطون کے اُن مکالموں کا مجموعہ ہے جو اُس نے اپنے ہمعصر حکیم ڈیموڈوکس کے اعتراضوں کی تردید میں کئے تھے۔ اُس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑے استدلال اور سلیقہ سے بحث وگفتگو کرتا تھا۔

(و) اکزیوکس

(ز) فیاکس

(ح) کیلی ڈان

(ط) ہیپ ڈوجی

(ی) ایپی مینائی ڈس

(ک) ڈی جسٹو۔ اس رسالہ میں اُس نے عدل اور انصاف کے اوپر قلم اٹھایا ہے۔ اسکے فواید کا ذکر کیا ہے۔ اُس کی تکمیل کے طریقے بتائے ہیں۔ اِن کے حقوق روحانی مزاج ومرضی اور عامل انصاف کے فواید بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

(ل) ڈی ورچیو۔ اس میں نیکی کے اصول و فواید پر بحث کی گئی ہے۔

(م) ڈےفی نیشن۔ یہ کتاب علم الاصطلاح کا جو افلاطون سے پہلے اور اُسکے زمانہ میں رایج تھیں ایک اچھا نسخہ ہے۔

حکیم افلاطون اُس عہد میں پیدا ہوا تھا جبکہ شاہ فارس اور یونان کی سب سے زیادہ زبردست ریاست اتھینس سے جنگ چھڑنے کے بعد اتھینس اور یونان کی دوسری زبردست ریاست اسپارٹا میں جنگ چھڑی تھی۔ اس جنگ کے زمانہ میں اتھینس اپنے عروج سے گر کر زوال کی طرف چلنے لگا تھا۔ اتھینس سب سے زبردست اور آخری رہنما پریکلس کی وفات ۴۲۹ سنہ قبل مسیح میں واقع ہوئی تھی۔ اُسکے کوئی ایک سال بعد افلاطون ۴۲۸ سنہ یا ۴۲۷ سنہ قبل مسیح میں پیدا ہوا تھا۔

افلاطون کے لڑکپن میں ۴۲۴ سنہ قبل مسیح میں جنگ ڈیلیئم واقع ہوئی تھی لوگ کہتے ہیں اور اُن ہی کے کہنے پر بعض مصنف بھی لکھتے ہیں کہ وہ جنگ پیلوپونیس میں شریک تھا۔ لیکن اس میں کسیکو شک نہیں کہ وہ اس جنگ کا دیکھنے والا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

افلاطون کو عنفوان شباب میں شعر و شاعری سے بڑا ذوق تھا۔ یہانتک کہ وہ اکثر شعرا کے اشعار سنکر یا پڑھ کر محو ہو جاتا۔ وہ یونان میں بخواہش دل کا سفر صرف شعرا کے اشعار سننے کی غرض سے کیا کرتا تھا۔ اُس نے جو اشعار لکھے وہ سنہ قبل مسیح سے پہلے لکھے تھے افلاطون حکیم سقراط کے شاگردوں کے دائرے میں سنہ سے لیکر ۳۹۹ سنہ قبل مسیح تک رہا تھا۔ اور اس ایام شاگردی میں اُس نے دو کتاب لکھی جس کا نام لائی سس رکھا گیا۔

۳۹۹ سنہ قبل مسیح میں افلاطون کچھ عرصہ کے لئے اتھینس سے چلا گیا اور سیر و سیاحت میں مشغول رہا۔ اس عرصہ میں اُس نے ایبوتھیا۔ یوتھی فرو کریٹو۔ کارمائیڈس لاچیس کو لکھا اور لائی سس کو لکھا تھا۔

افلاطون اتھینس میں سفر سے اُس وقت واپس آیا جبکہ جنگ کرنتھ ہو رہی تھی یہ ۳۹۲ سنہ قبل مسیح کا واقعہ ہے۔ اور اُس وقت تک مقیم اور شاگردوں کو تعلیم دیتا رہا جب وہ اطالیہ کے پہلے سفر کو گیا تھا۔

افلاطون نے اس عرصہ میں مندرجہ ذیل کتابیں لکھی تھیں۔ پروٹاغورث۔ مینو۔ یوتھی ڈیمس۔ آخر الذکر کتاب ۳۹۵ سنہ قبل مسیح میں ختم ہوئی اور پروٹاغورث ۳۹۲ سنہ قبل مسیح [illegible]

افلاطون نے اطالیہ کا پہلا سفر ۳۸۹ سنہ قبل مسیح اختیار کیا۔ جبکہ جنگ پیلوپونیس ختم ہو گئی

تھی اور صلح نامہ ایٹنال سیڈرس مکمل ہوا تھا اس سفر سے واپس آکر اُس نے ایک بیت العلوم کھولا اور تعلیم دینے لگا۔

اتھینس کے اس قیام میں اُس نے پہلے سنہ ۳۸۵ قبل مسیح میں گارگیاس تصنیف کی۔ اور سنہ ۳۸۴ قبل مسیح میں جس سال کہ حکیم ارسطو پیدا ہوا اور جس نے افلاطون کا نام جنگ میں روشن کیا کریٹی کس تصنیف ہوئی۔

افلاطون نے اسکے بعد ایک اور کتاب لکھی جس کا نام سیموسی ام ہے اور جو سنہ ۳۸۰ قبل مسیح ختم ہوئی اتھینس کا سپہ سالار اسمانیس قتل کیا گیا تھا۔

اسکے بعد اُس نے فیڈرو کو اور فیڈرو کے بعد فیڈرس کو سنہ ۳۷۸ قبل مسیح میں تصنیف کیا۔ فیڈرس کے لکھنے کے بعد اُس نے ایپاک کو تصنیف کیا اور اس کتاب کی تصنیف اُس نے سنہ ۳۸۷ قبل مسیح میں شروع کی تھی اور سنہ ۳۶۸ قبل مسیح میں ختم کیا تھا اس کتاب کے تصنیف کرنے کے بعد اُس نے بیت العلوم میں طالب علموں کو تعلیم دینے کا کام بڑی سرگرمی کے ساتھ کیا۔ اور سنہ ۳۶۸ قبل مسیح میں دیو جانس اصغر شاہ سیرا کوز کی تخت نشینی کے دن اُس نے اطالیہ کا دوسرا سفر کیا۔ اُس کی غیر حاضری میں اُس کے مدرسہ میں حکیم ارسطو سنہ ۳۶۷ قبل مسیح میں آکر داخل ہوا تھا۔ اکمال بعد ارسطو اس سفر سے واپس آیا اور پھر تعلیم کے کام میں لگ گیا۔ اور چار کتابیں اُس وقت تک تصنیف کیں۔ جبکہ وہ اطالیہ کے تیسرے سفر کو گیا ان کتابوں کے نام یہ تھے

تھی ٹی ٹس۔ پارمینائڈس۔ سوفسطس۔ پولٹی کس۔

افلاطون نے اطالیہ کا تیسرا سفر سنہ ۳۶۱ قبل مسیح میں کیا تھا۔ مگر اس سفر سے وہ سنہ ۳۵۶ قبل مسیح میں واپس آگیا۔

تیسرے سفر سے واپس آکر اُس نے مندرجہ کتابیں لکھیں:۔

فلی بس۔ ٹیمی اس۔ کریٹیاس

اسکے بعد اُس نے مستقل طور پر اتھینس میں مقام کیا اور مشہور عالم کتاب "قوانین" کو تصنیف کرتا رہا۔ جب وہ اس کتاب کو تصنیف کر رہا تھا تو اُسے اجل نے آگھیرا اور اُس کا انتقال سنہ ۳۴۷ قبل مسیح میں ہو گیا۔

افلاطون کے بعد اُس کا شاگرد ارسطو اُس کا قائم مقام ہوا اور بیت العلوم

میں لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اُس نے اُستاد کا نام خوب روشن کیا۔ اور بڑی ہی کوشش و جانفشانی سے اپنے فرائض ادا کرتا رہا۔

افلاطون بڑا شہ زور شخص تھا اور ایسا مستغنی المزاج تھا جس کی نظیر تاریخ میں کمتر نظر آتی ہے۔ وہ صوفی مذہب رکھتا تھا اور اُس نے دیوتاؤں کی پرستش کی پرواہ نہیں کی۔ حالانکہ لوگ اُسے یہ کہہ کر دھمکاتے رہے کہ اگر وہ دیوتا پرستی نہیں کرے گا تو اُسے بھی زہر کا پیالہ پلایا جائے گا۔

افلاطون بڑا شہ زور شخص تھا۔ مگر اُس نے جنگ و جدل سے پرہیز کیا جو کہ یونانیوں اور خصوصاً طاقتور یونانیوں کا خاصہ تھا نہ اُس نے اپنے زور کو کبھی بیجا صرف کیا۔

افلاطون خلیق بھی بہت تھا اسی باعث ہر دم اُس کے پاس لوگوں کا مجمع رہتا تھا اور وہ اُس کی باتوں اور تعلیم سے فائدہ اُٹھاتے رہتے تھے اُس کے پاس دُور دور سے شائقین علوم آکر تعلیم حاصل کرتے تھے۔

افلاطون ایک بڑا زبردست مدبر تھا جیسا کہ اُس کی تصانیف سے ثابت ہوتا ہے لیکن امن کی زندگی پسند کرتا تھا۔ اس لئے اُس نے کبھی ملکی معاملات میں حصہ لینے کی پرواہ نہیں کی۔

افلاطون نے علم النفس اور علم روح کو بڑی ہی جلا دی۔ وہ خود بھی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کا بڑا شائق اور عامل تھا۔

تمام شد